S_1997_1_447_450

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

کے۔جی۔پدمنابھ پربھو

بنام۔

کیرالہ ریاستی انتخابی بورڈ اور دیگران

7 جولائی 1997

کے۔راماسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

اراضی کے حصول کا قانون، 1894:

معاوضہ-مقدار کا ایوارڈ-ضلعی عدالت نے باریکی سے سوال پر غور کیا-عدالت عالیہ نے بھی اس معاملے پر غور کیا-حقیقت کا پتہ لگانے کے لیے کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا-زمین کی حد کو کم کرنا-ٹرائل کورٹ نے نتیجہ درج کیا اور عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی-عدالت عالیہ کی طرف سے زمین کی حد کے حوالے سے کوئی متضاد نتیجہ درج نہیں کیا گیا-صرف معاملے میں قیمت میں کمی-اس لیے ضلعی جج نے سوال میں جانے کے لیے کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔

بھارت کا آئین-آرٹیکل 136-خصوصی اجازت کا دائرہ اختیار-حقیقت کی تلاش-مداخلت نہیں۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کے دیوانی اپیل نمبر 4429-30۔

1993 کے سی آر پی نمبر 832 اور 834 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 19.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ٹی۔ایل۔وی۔آئیر اور ایس۔پرساد۔

جواب دہندگان کے لیے جی۔وشوناتھ۔آئیر، ٹی۔جی۔این۔نائر، اور کے۔ایم۔کے۔نائر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہیں، جو 1993 کے سی آر پی نمبر 832 اور 834 میں 19.4.1996 پر کیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ اپیل کنندہ کے پاس سروے نمبر 560/2 میں 6 ایکڑ اور 21 سینٹ اور سروے نمبر 563/1 میں 60-21 سینٹ اور پولٹو گاؤں کے سروے نمبر 634/2 میں 5 ایکڑ اور 42 سینٹ کی زمین (جس پر درخت کھڑے ہیں) ہے۔ جواب دہندگان نے نوٹیفکیشن بتاریخ 21.6.96، بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ 1910 کی دفعہ 51 اور بھارتیہ ٹیلی گراف ایکٹ 1885 کی دفعہ 10 سے 18 توضیعات کے ذریعے اپیل کنندہ کی زمین کو اس پر کھڑے درختوں کو کاٹ کر بجلی کی لائنیں بچھانے کے لیے حاصل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اپیل کنندہ نے معاوضے کے لیے بھارتیہ ٹیلی گراف ایکٹ کی دفعہ 10 (2) سے 16 (3) اور بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ 1910 کی دفعہ 51 کے تحت ضلعی عدالت سامنے دعوی پیش کیا۔ ضلعی جج نے معاوضے کا تعین کیا۔ اس سے ناخوش ہوکر، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں نظر ثانی دائر کی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں درختوں کے لیے ادا کیے گئے معاوضے کی تصدیق کی، لیکن اپیل کنندہ کی زمین پر بجلی کی لائنیں بچھانے کی وجہ سے زمین کی قیمت میں کمی کے حوالے سے معاوضے کے تعین کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

چونکہ ہم اس سلسلے میں اپنائے گئے طریقہ کار کی نوعیت سے واقف نہیں تھے، اس لیے ہم نے مدعا علیہ الیکٹرسٹی بورڈ کے فاضل وکیل جناب جی وشوناتھ ایئر کو ہدایت کی کہ وہ اپیل قابل زمین پر بجلی کی لائنوں کی تعمیر کے لیے درختوں کے حصول میں بجلی بورڈ کی طرف سے اپنائے گئے طریقہ کار کو ہمارے سامنے رکھیں۔ اس سلسلے میں کارروائی کے ساتھ مجاز افسر کی طرف سے ایک حلف نامہ دائر کیا گیا ہے۔ 21 جون 1969 کا نوٹیفکیشن درج ذیل کی نشاندہی کرتا ہے:

''ایس آر او نمبر، 27069، - بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 (1910 کا ایکٹ 9) کی دفعہ 51 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اور نوٹیفکیشن نمبر۔ ELI-193/60-I/PW مورخہ 6 جنوری 1960، جو گزٹ کے حصہ 1 کے صفحہ 50 پر شائع ہوا ہے، حکومت کیرالہ اسسٹنٹ انجینئرز کے عہدے اور اس سے اوپر کے کیرالہ اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے انجینئروں کو اپنے متعلقہ دائرہ اختیار میں لائنوں وغیرہ کے سروے اور تعمیر یا برقی توانائی کی ترسیل یا استعمال کے لیے دستاویز اور دستاویز رکھنے کے مقصد سے استعمال کرنے کے لیے تفویض کرتی ہے، وہ تمام اختیارات جو ٹیلی گراف ایکٹ 1885 (ایکٹ 13 آف 1885) ٹیلی گراف لائنوں اور پوسٹوں کو رکھنے کے حوالے سے فراہم کرتا ہے۔ حکومت کے ذریعہ قائم یا برقرار رکھا ہوا یا قائم یا برقرار رکھا جانے والا ٹیلی گراف۔

"اس کو آگے بڑھاتے ہوئے، درختوں کے حصول کے لیے منظوری دی گئی ہے جیسا کہ منظوری کے

حکم میں ذکر کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"الیکٹریکل ڈویژن ارنجلکوڈا سب ڈویژن ارنگلکوڈا کے تحت کوڈنگالوسب اسٹیشن سے 2 کلومیٹر کے 11 کلو وولٹ کوڈوگلور-پارور فیڈر آؤٹ باؤنٹگ فیڈر کی تعمیر کے لیے 95,000 روپے (صرف 95,000 روپے) کے تخمینے کے لیے منظوری دی گئی ہے۔ وولٹیج میں بہتری کی بنیاد پر الیکٹریکل ڈویژن ارنگلکوڈا کے لیے بجٹ کی فراہمی سے 95,000 روپے تک کے اخراجات پورے کیے جاسکتے ہیں۔

بورڈ نے یکم جولائی 1972 کی قرارداد کے ذریعے درختوں کے معاوضے کے تعین کے لیے اراضی کے حصول کے قانون اور اراضی کے حصول کے دستی میں فراہم کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مالک کو نوٹس اور داخلے کے اختیارات، پیراگراف 13 میں فراہم کردہ درختوں کو نشان زد کرنے اور پھر دستی کے پیراگراف 17 میں فراہم کردہ ویلیوایشن سٹیٹمنٹ کی تیاری اور دستی کے پیراگراف 30 میں فراہم کردہ نجی املاک پر بجلی کی لائنوں کی تنصیب کی وجہ سے زمین کی قیمت میں کمی کو پیش کرتا ہے۔ اس کے مطابق، ایوارڈ کو اس سلسلے میں دستی کے پیراگراف 33 کے تحت منظور کرنا ضروری ہے۔

اس کے مطابق، اپیل کنندہ کو اس طرف سے نوٹس دیا گیا تھا اور اس کی بنیاد پر، اپیل کنندہ نے معاوضے کے تعین کے لیے ضلعی عدالت سامنے 1986 کے او پی نمبر 20/87 اور 202 میں دعوی دائر کیا۔ اس طرح، یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ یہ دعوی اپیل کنندہ نے الیکٹرسٹی ایکٹ 1910 کی دفعہ 51 اور بھارتیہ ٹیلی گراف ایکٹ کی دفعہ 10 سے 16(3)، دفعہ 16(3) کے تحت کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

16(3) اگر دفعہ 10، شق (d) کے تحت ادا کیے جانے والے معاوضے کی کافی مقدار کے بارے میں کوئی تنازعہ پیدا ہوتا ہے، تو اس مقصد کے لیے کسی بھی متنازعہ فریق کے ذریعے ضلعی جج کو درخواست دینے پر، جس کے دائرہ اختیار میں جائیداد واقع ہے، اس کے ذریعے اس کا تعین کیا جائے گا۔

یہ واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ اگر فریقین کے درمیان معاوضے کی کافی مقدار سے متعلق کوئی تنازعہ پیدا ہوتا ہے تو وہ ضلعی عدالت سامنے دعوی کرنے کے حقدار ہیں اور ضلعی عدالت کو معاوضے کا تعین کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ زمین کے حصول کے دستی کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کو بجلی بورڈ نے اپنایا تھا۔ اپیل کنندہ نے درخواست میں بتائے گئے طریقہ کار کا صحیح فائدہ اٹھایا ہے۔ اس طرح، اپیل کنندہ نے قانون کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار پر مکمل طور پر عمل کیا ہے اور اسے کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر سوال یہ ہے: کیا نیچے کی عدالت عالیان نے معاوضے کا تعین کرنے میں کوئی غلطی کی ہے؟ مقدار کے حوالے سے، ہمارا خیال ہے کہ ضلعی عدالت نے اس سوال پر باریکی سے غور کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے بھی

اس سلسلے میں خود کو مخاطب کیا ہے۔ یہ حقیقت کی تلاش ہونے کی وجہ سے، ہم نتائج میں مداخلت کرنا پسند نہیں کرتے۔ زمین کی حد میں کمی کے حوالے سے، ٹرائل عدالت نے ایک نتیجہ درج کیا ہے اور عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ چونکہ عدالت عالیہ کی طرف سے زمین کی حد کے حوالے سے کوئی متضاد نتیجہ درج نہیں کیا گیا تھا اور صرف قیمت میں کمی کا مسئلہ ہے، اس لیے ہم اس سلسلے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ ضلعی جج کو سوال میں جا کر قانون کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی لاگت نہیں۔

جی۔این۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24